بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرٰت واولٰئک من الصّٰلحین ۝

مصلح موعودؑ نمبر

جرمنی

ماھنامہ

اخبار احمدیہ

نگران: عطاء اللہ کلیم

مدیر: مغفور احمد

کتابت: نصر اللہ ناصر

تبلیغ، امان 1367ھش فروری، مارچ 1988ء

خدائے رحیم وکریم نے جو ہر چیز پر قادر ہے جل شانہٗ و
عزاسمہٗ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت
کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور
تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے
مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور
فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں
اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ
آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور
تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور
اسکی کتاب اور اُسکے پاک رسول محمد مصطفٰےؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے
اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی (لڑکا) تجھے ملیگا وہ
لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے
اسکو مقدس روح دیگئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے
کیساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ وعظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں
سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور
دِل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک
دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والاٰخر مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جسکا نزول بہت
مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے
عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔

پیشگوئی
مصلح موعود
از حضرت مسیح موعودؑ

باقی ص 7 پر

Herausgeber: Ataullah Kaleem
Redakteur: Maghfoor Ahmad

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا سیرالیون اور گیمبیا میں پرتپاک استقبال

ایک ہزار چار سو سے زائد افراد کا قبول احمدیت

صدرِ مملکت کی حضور اقدس سے ملاقات —— ٹیلیویژن اور ریڈیو پر تشہیر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے بعض ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کا مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ پہلا دورہ ہے اس دورہ کے دوران سیرالیون اور گیمبیا میں حضور کا جس شان کے ساتھ استقبال کیا گیا ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔ تفصیلاً رپورٹ موصول ہونے پر ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ احبابِ جماعت اپنے دل وجان سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور دورہ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور اقدس کی بانیل مرام واپسی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ایڈیٹر)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 24 جنوری کو گیمبیا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد سیرالیون تشریف لائے۔ ائرپورٹ پر مذہبی امور کے وزیر نے صدر کے نمائندہ کی حیثیت سے حضور اقدس ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ یہ وزیر ہوائی اڈے سے حضور اقدس کو صدر مملکت کے ذاتی ہیلی کاپٹر کے ذریعہ سمندر کی جانب HASTING کے مقام پر لائے جہاں حضور کو ملٹری کا ایک دستہ مہیا کیا گیا جو سیرالیون کے سارے دورہ میں قافلہ کے ساتھ رہا اس کے علاوہ حضور جس شہر میں بھی تشریف لے گئے وہاں کی پولیس کا ایک دستہ بھی اس قافلہ میں شامل ہوتا رہا۔ حضور نے سیرالیون میں اپنے قیام کے دوران متعدد جماعتوں کا دورہ بھی فرمایا جہاں اردگرد کی جماعتوں سے شمع احمدیت کے ہزارہا پروانے جوق درجوق اپنے محبوب آقا کی زیارت کیلئے دیوانہ وار کھینچے چلے آئے۔ حضور نے آنے والے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

91 MILE کے مقام پر حضور اقدس کو علاقے کے چیف کی طرف سے پیراماؤنٹ چیف بنایا گیا اور چیف کا لباس پہنایا گیا۔ اسی طرح ٹیما اور بو شہر میں حضور اقدس کو شہر کی چابی پیش کی گئی حضور اقدس نے پندرہ مجالس عرفان اور استقبالیہ تقاریب میں شمولیت فرمائی۔ ان تقاریب میں حکومت کے وزراء مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، چیف کمشنرز، ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف مساجد کے امام شامل ہوئے۔ ان تقاریب میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیمی اور طبی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ حضور اقدس جہاں بھی تشریف لے گئے رہائش کے لئے حکومت نے جگہ مہیا کی۔ صدرِ مملکت سیرالیون سے حضور کی نصف گھنٹہ ملاقات ہوئی۔ صدر نے جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ ہم آپ کو ہر قسم کا تعاون دینے کیلئے تیار ہیں حضور نے دو پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا جن میں ریڈیو، ٹی وی اور ملکی اخبارات کے نمائندے شامل ہوئے۔ گورنمنٹ کی ٹی وی، اخبارات اور ریڈیو کی ایک ٹیم سارے دورہ میں حضور کے ساتھ رہی۔ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے 29 طلبہ نے اسکول کی ایک تقریب کے بعد حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ باقی صفحہ 16 پر

اپنے بعد میں آنیوالی نسلوں کی بھی فکر رکھو۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا

زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس خدا کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی عظمت و اہمیت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے آئینہ میں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں

"مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظرِ یکجائی دیکھا جاوے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشانِ الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا اور اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئیے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 114)

"بفضلہٖ تعالےٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی با برکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کے ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دُعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر اُن رُوحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 115)

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور نشان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے خاص اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 117)

"وہ خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار مؤرخہ یکم دسمبر 1886ء ص 7 حاشیہ)

"میں جانتا ہوں اور محکم یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔"

(اشتہار تکمیلِ تبلیغ مؤرخہ 12 جنوری 1889ء)

پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کے ارشادات

پیشگوئی کے ذریعے اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت

خدا میرے اور میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعے سے دنیا میں اسلام کی عزت کو قائم کرے گا

بے شک تم خوشیاں مناؤ اور اچھلو لیکن اس خوشی میں اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو!

- "۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اُسی کے انکشاف کے ماتحت مَیں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ مَیں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔" (الموعود: ص 66، 67)

- "۔۔۔۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسولؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ (الموعود ص 208، 209)

- "۔۔۔۔ خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔" (الموعود ص 212)

- "۔۔۔۔ بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ مَیں کہتا ہوں۔ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ مَیں تمہیں اُچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کودو۔ لیکن مَیں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔" (الموعود ص 214، 215)

دعا کریں کہ پیشگوئی مصلح موعود کے 100 سو سالہ

جشن کے صدقے ہم اسیران راہِ مولیٰ کی آزادی کے دن جلد دیکھ لیں۔

23 فروری 1986ء بروز اتوار بعد نماز عصر محمود ہال لنڈن میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز ایک گھنٹہ سے زائد دورانیہ کا خطاب فرمایا تھا۔ اسکے دو اقتباسات افادہٗ احباب کے لئے ہفت روزہ "النصر" کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

1986ء کی غیر معمولی اہمیت: فرمایا 86ء کا سال جسمیں سے ہم گذر رہے ہیں ایک غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ کئی پہلوؤں سے یہ سال باقی دوسرے سالوں سے نمایاں حیثیت میں دکھائی دیتا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود جو اسلام کے احیائے نو کیلئے ایک بہت ہی عظیم الشان مقام رکھتی ہے اور قیامت تک کیلئے اس کا فیض جاری رہے گا۔ یہ پیشگوئی 1886ء میں 20 فروری کو شائع کی گئی۔ اسی لئے سبز اشتہار کے علاوہ یہ اشتہار 20 فروری کے طور پر بھی معروف ہے۔ اور 20 فروری 1986ء کو یعنی تین دن پہلے اس پیشگوئی کو 100 سال گذر چکے تھے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی جب کے لدھیانے میں پہلی بیعت ہوئی اور قمری مہینوں کے لحاظ سے 1986 میں قمری مہینوں کے پورے سو سال بن جاتے ہیں۔ پس یہ سال دو جہتوں سے جماعت احمدیہ کے لئے 100 سالہ جشن کا سال بنتا ہے اگرچہ جماعت احمدیہ نے 100 سالہ جشن منانے کا 1989ء میں فیصلہ کیا ہے۔ لیکن قمری جہت سے اگر دیکھا جائے تو یہ سال بھی جماعت احمدیہ کے 100 سالہ جشن ہی کا سال بنتا ہے۔ اس پہلو سے 20 رجب یکم اپریل کو واقع ہوگی اور یکم اپریل کو آغاز کے لحاظ سے جماعت کے پورے سو سال مکمل ہوں گے۔ ایک اور تیسری اہمیت بھی اس سال کو حاصل ہے اور وہ اہمیت یہ ہے کہ تفسیر روح المعانی کے مصنف علامہ الوسی لکھتے ہیں کہ بعض اہلِ اسلام نے قرآن کریم کی ایک آیت سے ایک ایسا استنباط کیا ہے جس کی رُو سے ساعت یعنی انقلاب کا دور 1407 ھجری میں واقع ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ فھل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ۔ قرآن کریم کی اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا وہ اُس کے سوا کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ساعۃ یعنی عظیم انقلاب اچانک واقع ہو جائے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حساب کی رُو سے بغتۃ" کے اعداد 1407 بنتے ہیں۔ اس پہلو سے یکم محرم 1986ء کو بغتۃ کا سال شروع ہو جاتا ہے یعنی 1407 ہجری کا آغاز بھی 1986 میں ہو جاتا ہے اور آغاز کے چند مہینے اس سال کے ساتھ مطابقت کھاتے ہیں اب یہ تین پہلو ایسے ہیں جو روز مرہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یہ واقعہ کہ جماعت احمدیہ کو 100 سال اور مصلح موعود کی پیشگوئی کو 100 سال ایک ہی سال میں پورے ہو جائیں یہ حساب کی رو سے آپ دیکھیں تو ہزاروں سال میں پورا ہونے والی بات ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کیلئے یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے"

اسیرانِ راہ مولیٰ کیلئے دعا کی تحریک: فرمایا مصلح موعود کی پیشگوئی میں ایک خوشخبری یہ بھی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ بہت سے مظلوم اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے لیکن آج اس دور میں کچھ ایسے اسیر بھی ہیں جو خالصتاً اسیران راہِ مولیٰ ہیں۔ وہ کسی سیاست کے نتیجہ میں استبداد کے شکار نہیں ہیں وہ کسی اپنی کمزوری یا اپنے گناہوں یا شامتِ اعمال کے نتیجے میں قید و بند کی صعوبتیں نہیں دیکھ رہے۔ محض للہ اور محض اس لئے کہ انہوں نے خدا کی طرف سے ایک آنے والے کی آواز پر لبیک کہا۔ وہ اسیر بنائے گئے اور طرح طرح کے دکھوں کا نشانہ بنائے گئے۔

باقی صـ 16 پر

قوم کی ترقی کا دارومدار قوم کی عورتوں پر ہے

مرسلہ چوہدری وسیم احمد

حضرت المصلح الموعودؓ کا پیغام لجنہ کے نام

انسانی پیدائش کی غرض وغایت کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی۔ شائد عورتوں میں آج تک اس بات کا احساس پیدا ہی نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث کیسے ہو سکتی ہیں

ترقی کیسے ہو؟

یاد رکھو کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک عورتیں ترقی نہ کریں پس اسلام کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ عورتیں ترقی کریں اور مرد ان کے مددگار ہوں۔ ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو ترقی کرنے میں مدد دے۔ ہر خاوند کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کی ترقی کا انتظام کرے ہر بھائی کا فرض ہے کہ وہ اپنی بہن کو امداد دے۔ حتیٰ کہ ہر بیٹے کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماں کو اوپر اٹھائے اگر اس طریق پر ساری جماعت کے لوگ عورتوں کو امداد دینے لگ جائیں تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔

قول وفعل میں تضاد نہ ہو۔

اسلام پر حملہ آور اہل مغرب کا مذہب نہیں بلکہ ان کا تمدن ہے۔ اس تمدن نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ بعض بری باتیں بھی اچھی اور اچھی باتیں بری ہو گئی ہیں۔ اگر ہم یورپ والوں سے کہیں کہ اچھی باتیں ہمارے مذہب میں موجود ہیں تو وہ ہم پر ہنسیں گے۔ جب تک ہم ان پر عمل کر کے نہ دکھائیں پس ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ وہ قول وفعل میں تضاد نہ ہونے دے اور عورتوں میں بیداری اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کرے اور چاہیئے کہ ہر تعلیم یافتہ عورت دوسری عورتوں کو اپنی مائیں اور بہنیں سمجھ کر اپنے میں جذب کرے اور ان کی حالت درست کرنے کی کوشش کرے

تربیتِ اولاد ـ تعلیم کا جزوِ اعظم

ہم یہ نہیں کہتے کہ عورتوں کیلئے باہر کا کام یا ملازمت کرنا ناجائز ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ عورتوں کے کثیر حصہ کا کام گھر کے اندر ہی ہے۔ یورپ میں 90 ٪ عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں اس چیز نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ عورتوں کی تعلیم کا جزوِ اعظم تربیت اولاد اور گھر کا کام ہی ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بچوں کے کپڑے سینا اور پہنانا ہی عورتوں کا کام ہے بلکہ بچوں کو تعلیم دینا بھی ان کا فرض ہے۔

جہاد ایسی ذمہ داری

الغرض ماؤں کی یہ ذمہ داری اس قدر اہم ہے کہ جہاد کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو تو قوم کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور قوم ترقی کرتی ہے۔ قوم کی ترقی اور تباہی کا دارومدار قوم کی عورتوں پر ہے۔ تم اپنی اس اہم ذمہ داری کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کرو بلکہ پوری توجہ سے اس فریضہ کو ادا کرو۔

ہر عورت چاہتی ہے کہ اس کا بچہ تندرست ہو۔ خوبصورت ہو۔ اگر تم اپنے بچوں کی روح کی خوبصورتی کی پرواہ نہ کرو گی تو تم ان کی سخت ترین دشمن ہو گی۔ کیونکہ تم نے ظاہری شکل تو انسان کی دی۔ مگر اصل میں سانپ اور بچھو سے بدتر بنا دیا۔ تم نے بیشک اسکی ظاہری زیبائش آرائش میں کوئی کمی نہ کی مگر اس کے اندر شیطان پیدا ہو گیا۔ اگر آج کی عورتیں اپنے بچوں کی تربیت کا خیال چھوڑ دیں تو آئندہ نسل انسان نہیں سانپ اور بچھو ہوں گے۔ جب انسان اور بچھو انسانوں کی شکل میں آجائیں گے تو کیا تم ان کو دیکھ کر خوش ہو گی؟ اگر تمہارے بچے تمہاری تربیت کے نتیجہ میں کسی دن نیک ہوں گے

(باقی ص 16 پر)

حکم دو تو محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک پُر شوکت اور ولولہ انگیز اعلان

ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک احراری لیڈر شیخ حسام الدین کے اس اظہار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ

"اگر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ تو مرزائی لوگ اس کی کوئی پرواہ نہ کریں گے بلکہ خوش ہونگے۔"

جماعت احمدیہ کے (اُس وقت کے) امام صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے فرمایا:۔

"خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجانا تو الگ رہی۔ ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ خانہ کعبہ کی کسی اینٹ کو کوئی شخص بدنیتی سے اپنی انگلی بھی لگائے اور ہمارے مکانات کھڑے رہیں...... بے شک ہمیں قادیان محبوب ہے اور بے شک ہم قادیان کی حفاظت کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مگر خدا شاہد ہے۔ خانہ کعبہ ہمیں قادیان سے بدرجہا زیادہ محبوب ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ خدا وہ دن نہیں لا سکتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ کبھی وہ دن آئے کہ خانہ کعبہ بھی خطرہ میں ہو اور قادیان بھی خطرہ میں اور دونوں میں سے ایک کو بچایا جا سکتا ہو تو ہم ایک منٹ بھی اس مسئلہ پر غور نہیں کریں گے کہ کس کو بچایا جائے۔ بلکہ بغیر سوچے کہہ دیں گے۔ کہ خانہ کعبہ کو بچانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ پس قادیان کو ہمیں خدا تعالےٰ کے حوالہ کر دینا چاہئیے۔"

آپ نے فرمایا:۔ "ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی انسان ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا ہاں ظاہری طور پر ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی دشمن ان مقدس مقامات پر حملہ کرے۔ تو اس وقت انسانی ہاتھ کو بھی حفاظت کیلئے بڑھایا جائے۔ لیکن اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقعہ آئے تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو ذمہ داری خدا تعالےٰ نے انسانوں پر عائد کی ہے۔ اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو اُن کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا۔ خدا اُس شخص کو اندھا کر دے گا۔ اور اگر خدا تعالےٰ کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اُس بدبین آنکھ کو پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے اُن میں ہمارا ہاتھ خدا تعالےٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا۔"

آخر میں آپؓ نے فرمایا:۔ "پس وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اگر خدانخواستہ خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے تو احمدی خوش ہونگے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ افتراء کرتا ہے اور وہ ظلم اور تعدی سے کام لے کر ہماری طرف وہ بات منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقائد میں داخل نہیں اور ہم اُس شخص سے کہتے ہیں۔ "لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ"۔

(الفضل 3 ستمبر 1935ء صہ 5 تا 9)

بقیہ صفحہ اوّل:۔ خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

پیشگوئی مصلح موعود رضؓ کا ایک پہلو

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا"

(سلمان مسعود خان)

پیشگوئی مصلح موعودؓ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ان گنت نشانوں میں سے ایک ایسا مہتم بالشان نشان ہے جو رہتی دنیا تک طالبانِ حق کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔ طویل بشارات پر مشتمل اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی ذات میں جلوہ گر ہونے والی دیگر خصوصیات کے علاوہ ایک خاصیت یہ بیان ہوئی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل لامحدود ہے بلکہ غیر مشروط بھی لیکن اس پیشگوئی پر غور کے نتیجہ میں ہمیں مصلح موعود کی ایک نرالی اور منفرد شان نظر آتی ہے کہ کس قدر شان کا حامل ہے وہ موعود وجود کہ جس کی آمد کے ساتھ فضل کو لازم اور مشروط کر دیا گیا ہے۔ جس سے یہ مراد ہے کہ مصلح موعود کی ذات کے ساتھ جو خاص افضالِ خداوندی وابستہ کئے گئے ہیں ان سے اسی صورت میں حصہ پایا جا سکتا ہے جبکہ اس کے ساتھ تعلق و محبت کا رشتہ استوار کیا جائے اور گردنوں پر اسکی اطاعت کا جوا اُٹھایا جائے۔ اسی طرح اس میں اس وجود سے تعلق توڑنے کے نتیجہ میں افضالِ خداوندی سے تہی رہ جانے کی وعید بھی پائی جاتی ہے۔ اس مضمون میں ان ہی دو پہلوؤں پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۱۹۱۴ء میں بمنشائے الٰہی مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے آپ کا عظیم الشان دورِ خلافت پچاس سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے جو اپنی جلو میں ان گنت افضالِ خداوندی لئے نظر آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بڑے عارف باللہ وجود تھے آپ کی روحانی آنکھ مصلح موعود کی ذات سے وابستہ فضلوں کا بخوبی مشاہدہ کر رہی تھی چنانچہ آخری ایام علالت میں آپ نے باوجود جید علماء کی موجودگی کے سیدنا محمود رضؓ کو جبکہ آپ کی عمر صرف چوبیس پچیس سال تھی، امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا اور آپؓ نے سیدنا محمودؓ کی کم عمری پر معترض لوگوں کو یہ جواب دیا کہ مجھے تو ان لوگوں میں کوئی بھی میاں محمود جیسا متقی نظر نہیں آتا۔

سیدنا حضرت المصلح موعود رضؓ کے دورِ خلافت کی کیا ابتداء اور کیا انتہاء فضلِ خدا سے معمور نظر آتی ہے۔ آپ کے ذریعہ سے تحریک جدید کا بابرکت نظام معرضِ وجود میں آیا جس نے جماعت احمدیہ کی ترقی میں ایک ایسا کردار ادا کیا کہ جماعت احمدیہ کا پیغام برصغیر کی جغرافیائی حدود سے باہر نکل کر دنیا کے کناروں تک پہنچا تحریک جدید کے شیریں اثمار سے نہ صرف اس دور کے لوگ فیضیاب ہوئے بلکہ آنے والی نسلیں تا قیامت اس کے میٹھے پھلوں سے فیضیاب ہوتی رہیں گی۔ افریقہ کی غلام و محکوم قومیں اپنے محسن سیدنا محمود رضؓ کو کس طرح بھول سکتی ہیں جنکو غلامی کے ساتھ ساتھ کفر و تثلیث کا طوق پہنا دیا گیا تھا۔ مصلح موعود کے ساتھ آنے والے فضل کے نتیجہ میں نہ صرف انہیں جسمانی آزادی نصیب ہوئی بلکہ انکی روح کو تثلیث کے جنگل سے بھی ہمیشہ کیلئے رہائی مل گئی۔ اور وہ خدائے واحد و لاشریک کے عبد بن کر ان افضال کو آگے جاری کرنے والے وجود بن کر دنیا میں اُبھرے اور آج افریقہ کے سیاہ جنگل جو ہمیں اسلام کے ذریعے روشن دکھائی دیتے ہیں تو یہ صرف اُسی فضل اور اُسی دیئے کی روشنی ہے جس کو لیکر سیدنا محمود رضؓ کے مبلغ افریقہ میں پہنچے تھے۔

پھر سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ نے جماعت میں ذیلی تنظیمیں قائم کر کے جماعت کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی ذیلی تنظیموں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو جو استحکام اور قوت حاصل ہوئی اسکی افادیت ظاہر و باہر ہے۔ اس طرح مصلح موعود رضؓ کے ساتھ آنے (باقی صفحہ 10 پر)

سیدنا حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

آئیے کچھ مصلح موعود کی باتیں کریں ۔ اپنے آقا حضرت محمود کی باتیں کریں

ایک ایسے ضو فشاں وجود کا تذکرہ چھیڑیں جو دنیا میں ہزاروں سال میں کبھی ایکبار ظاہر ہوتا ہے ایک ایسی ہستی کا ذکر جس نے محبت، شفقت، عفو و احسان اور حسنِ سلوک کی تعلیم . قرآن کریم اور اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی اور پھر آپؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو اپنے قول و فعل سے دنیا میں ظاہر کیا ۔

چنانچہ آپ کی سیرت کا ہر پہلو ہی اتنا حسین اور دلکش تھا کہ غیر اصحاب بھی یہ کہہ اُٹھے کہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کے اخلاق کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا زمانہ یاد آ جاتا ہے ۔"

آئیں آپ رضؓ کی سیرت پر نظر ڈالیں اور اس حسن کو اپنی زندگیوں پر وارد کریں اور دیکھیں کہ آیا کوئی ایسا فعل تو سرزد نہیں ہو رہا جو ہمیں سیدنا فضل عمر رضؓ کی طرف منسوب ہونے سے روک رہا ہو ۔

(1)

ایک دفعہ حضور کو نقرس کی تکلیف تھی . درد کی شدت کے باعث آپ بار بار پلنگ پر کروٹیں بدل رہے تھے ، کبھی کبھی "اف اے خدا" کی آواز مُنہ سے نکل جاتی ، اتنے میں ملحقہ کمرے سے اونچی اونچی آوازیں کسی کی باتوں کا شور اُٹھا ، آپ نے اپنی حرم کو آواز دے کر کہا ۔

"تمہیں علم نہیں کہ میں بیمار ہوں ، خوانخواہ شور مچایا ہوا ہے"

اس پر انہوں نے کہا ۔

ایک عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے ، مَیں اسے یہی کہہ رہی ہوں کہ آپ بیمار ہیں ، پھر کسی وقت آنا مگر وہ مان ہی نہیں رہی ۔"

آپ نے فرمایا

"کوئی ضروری کام ہوگا اسے اندر آنے دو"

سبحان اللہ ! ایک طرف اس قدر جسمانی تکلیف اور دوسری طرف دوسروں کے دکھ درد اور ضرورت کا خیال کہ اپنی تکلیف یاد ہی نہیں رہی ۔

(2)

قادیان میں حضور ایک دفعہ اپنی ایک حرم کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے ۔ آپ کی زوجہ مطہرہ نے اپنے کمرے میں نیا قالین بچھایا ہوا تھا ۔ اتنے میں کسی گاؤں سے ایک عورت آئی ، تہذیبِ نو سے نا آشنا ، اپنی گندی اور کیچڑ میں لت پت جوتی لے کر قالین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ کے قریب آگئی ، آپ نے اپنی حرم کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے ، اس عورت کے چلے جانے کے بعد کہنے لگے ۔

"اس قالین کو ابھی اُٹھوا دو ، مَیں اسے اپنے اور اپنی جماعت کے درمیان حائل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

(3)

ایک دفعہ قادیان میں کسی دوست نے آپ کو دعوت میں بُلایا ، کھانے کے دوران بارش ہونے لگی جس کی وجہ سے کمروں میں فرش پر دسترخوان بچھائے گئے ۔ جگہ تنگ ہونے کے باعث آپ کے لئے تخت پر دسترخوان سجایا گیا ، جب دوست بیٹھ گئے تو میزبان نے حضور سے درخواست کی کہ آپ تخت پر تشریف رکھیں ، آپ نے یہ کہہ کر تخت پر بیٹھنے سے انکار کر دیا کہ دوسرے لوگ زمین پر بیٹھیں ، ایسا نہ ہوگا ۔

(4)

جماعت کے بلند پایہ عالم ، حرارت ایمانی سے بھرپور دین کے بے لوث خادم ، عبد الرحمٰن خادم مرحوم ابتدائی عمر ہی سے بڑے جوشیلے جوان تھے ، مولانا ظفر علی خان صاحب کسی جلسہ میں تقریر کیلئے کھڑے ہوئے تو خادم

صاحب اپنے فطری جوش و جذبہ سے مولانا ظفر علی خان سے سوالات کرنے لگے، آپ نے ان سے کہا کہ تحریک جماعت کے فلاں لٹریچر اور فلاں تعلیم کے خلاف بات کی ہے، حالانکہ آپ بزرگ ہیں مگر غلط بیانی کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا جواب دیں۔ مولانا خادم صاحب کی بار بار مخالفت سے تنگ آکر سٹیج سے اُترے اور کہا کہ میں ایسی بیہودہ مجلس میں تقریر نہیں کروں گا۔ یہ کہہ کر اپنے گھر کی طرف پیدل روانہ ہوگئے۔ لیکن خادم صاحب اُن کا پیچھا چھوڑنے والے کہاں تھے۔ ساتھ ہی احمدیہ ہوسٹل کے چند اور احمدی جوان بھی ہو لئے اور بار بار یہی کہتے گئے کہ مولانا ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے، حتٰی کہ گھر آگیا اور مولانا ظفر علی خان نے نہایت غصہ سے کواڑ بند کر کے کنڈی لگالی۔

خادم صاحب نے حضرت صاحب کو قادیان خط لکھا جس میں یہ ساری روئیداد درج تھی اور آخر میں لکھا کہ اردو محاورہ کے مطابق چھوٹے کو گھر تک پہنچا کر آئے۔" خادم صاحب اب داد و تحسین کے منتظر تھے اور بڑی بے تابی سے خط کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر طلسم ٹوٹا اور حضورؓ کا خط آیا، لکھا تھا۔

آپ کا خط پہنچا، خوشی کی بجائے افسوس ہوا۔ آخر مولانا ظفر علی خان صاحب بھی اپنے حلقہ کی ایک معزز اور قابل احترام شخصیت ہیں اور اسلام کسی کے ساتھ تمسخر کی اجازت نہیں دیتا، میں آپ سے ناراض ہوں اور اس وقت تک معاف نہ کروں گا جب تک مولانا آپ کو معاف نہ کریں۔ خادم صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے، یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ ہمارا خلیفہ ہم سے ناراض ہوگیا۔ وہ خط لیکر دوڑے مولانا کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا مولانا باہر آئے، آپ کو دیکھا اور دروازہ بند کرنے لگے، مگر خادم صاحب مرحوم جلدی سے دو کواڑوں کے درمیان آگئے اور عاجزی سے کہا مولانا! میں بحث کرنے نہیں معافی مانگنے آیا ہوں۔

مولانا معافی کا لفظ سن کر چکرا گئے کہ کہیں یہ کوئی دھوکہ تو نہیں۔ مگر خادم صاحب مرحوم کے چہرے پر لجاجت اور عاجزی کے تاثرات پڑھ لئے۔ خادم صاحب اندر گئے اور مولانا کے سامنے حضرت صاحب کا خط رکھ دیا۔ خط پڑھ کر مولانا کی آنکھیں بھر آئیں، کہنے لگے کہ میں ایسے اخلاق کا مظاہرہ رسول اللہؐ کے بعد صرف آپ کے صحابہ تک محدود سمجھتا تھا۔

خادم صاحب مرحوم کہنے لگے، مولانا! جلدی معافی لکھئے ہماری تو دنیا اندھیر ہوگئی ہے۔

بہر حال آپ کسی بھی پہلو سے سیدنا محمودؓ کی زندگی کو دیکھئے ہر پہلو قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کی انعکاسی کرتا ہوا نظر آئے گا۔ (واقعات کتاب "ملت کا فدائی" سے ماخوذ ہیں)

بقیہ صفحہ 8 اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئیگا

والے فضل نے بکھری ہوئی جماعت کو تسبیح کے دانوں کی طرح پرو دیا اور جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اس کے برعکس اگر جماعت غیر مبایعین کے حالات کا جائزہ لیں جنہوں نے مصلح موعود سے قطع تعلق کر کے اپنا منہ موڑ لیا تھا وہ کس طرح افضالِ خداوندی سے محروم رہے اور ہنوز محروم چلے آرہے ہیں۔

وہ جو بزعم خود علم کے تکبر میں مبتلا تھے انہوں نے اس موعود مصلح کو یہ کہہ کر خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا کہ یہ کم عمر، ناتجربہ کار و ناپختہ ذہن جوان خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کا اہل نہیں اُن کے علم اور تجربہ نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا وہ اپنے علم اور تجربہ کے باوجود اس فضل سے محروم اور تہی دست رہ گئے جو صرف اور صرف مصلح موعود کی ذات کے ساتھ وابستہ تھا۔ وقت کی کسوٹی نے یہ ثابت کیا کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے۔ اتحاد و اتفاق جو ایک خدائی جماعت کا خاصہ ہے وہ ان میں مفقود نظر آتا ہے ان کا قدم آگے بڑھنے کی بجائے تنزل کی طرف بڑھتا رہا اور آج ان کی حالت بزبانِ حال پکار کر کہہ رہی ہے کہ

ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

خدا کا فضل تو خدا والوں کو ملتا ہے خدا ہی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے

منصوبہ بیوت الحمد

ایک تاثر

تحریر: عبداللہ واگس ہاوزر

ترجمہ: عبدالرحیم احمد

آج سے تقریباً چھ سال قبل سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بے گھروں کیلئے مکان مہیا کرنے کے ایک مبارک منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

اس سکیم کے متعلق خاکسار کے جملہ تصورات حقیقت میں بدلتے نظر آئے جب حال ہی میں اپنے دورہ ربوہ کے دوران مجھے ان مکانوں کی تعمیر کے لئے مجوزہ جگہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ جگہ حقیقی معنوں میں شاندار ہے۔ مسجد اقصےٰ کے عقب میں جہاں پر مردانہ جلسہ گاہ کی تعمیر زیرِ غور ہے۔ پھلدار درختوں کے دامن میں ایک ایسی آبادی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے جو ربوہ میں اپنی مثال آپ ہوگی۔

بیوت الحمد کے مکانات سادہ ہوں گے تاہم اُن میں جگہ کی تنگی یا کم مائیگی کی شکایت نہیں کی جا سکتی۔ چار مختلف جگہوں پر 20،20 مکانات تعمیر ہوں گے ایک مکان کا رقبہ 135 مربع میٹر ہوگا۔ اور اُس میں ایک چھوٹا سا باغیچہ ہوگا۔

دو ایسے مکانات ایک دوسرے کے ساتھ ملحق ہوں گے۔ 20۔ مکانات کا ایک اور مجموعہ قریب ہی بنایا جائے گا جس میں قدرے بڑے مکانات ہوں گے یعنی 190 مربع میٹر کا ایک مکان۔ سبزے بھرے کھیتوں کے بیچ اس پُر فضا جگہ پر بسنے والے یقیناً خود کو خوش نصیب خیال کریں گے۔

اسی جگہ 120 بچوں کیلئے 1000 مربع میٹر کا دو منزلہ دارالیتامیٰ، ایک مسجد، ایک دواخانہ اور ایک مدرسہ تعمیر ہوگا۔

یہ ساری زمین تقریباً 25 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہوگی۔ نومبر 87ء میں اس آبادی کیلئے سنگِ بنیاد رکھا گیا اور جب خاکسار سال کے آخر میں وہاں گیا تو آدھے سے زیادہ مکانات چھت تک تیار ہو چکے تھے۔

جار احمدیہ فرمیں مسابقت کی روح کے ساتھ اس منصوبہ کی تکمیل پر کام کر رہی ہیں اور یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ کس قدر تیزی کے ساتھ کوئی کام مکمل ہوتا ہے۔

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اس تعمیری منصوبہ کی موقع پر نگرانی کر رہے ہیں اور انہوں نے حضور اقدس سے وعدہ کیا ہے کہ جوبلی جشن سے پہلے پہلے یہ سارے مکانات مکمل ہو جائیں گے اور چابیاں مسکینوں کے حوالے کر دی جائیں گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

جب شہر کا یہ حصہ تعمیر ہو جائے گا تو ربوہ بعض لحاظ سے مزید خوبصورت دکھائی دے گا۔ ارد گرد کی قابلِ تعمیر زمین میں بھی دلچسپی بڑھ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ متقی احمدی بیوت الحمد کے تحت مسجد اقصےٰ کے ارد گرد جلسہ گاہ کے علاقہ میں آباد ہو جائیں اور یہ جگہ باقاعدہ بین الاقوامی جلسہ ہائے سالانہ کے انعقاد سے برکت پائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق بخشے کہ وہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور سعادت دارین کا وارث ہو۔ آمین۔

جلسہ سالانہ انگلستان

جلسہ سالانہ انگلستان مؤرخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۸۸ کو "اسلام آباد" ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت مطلع رہیں۔

اسلام کے غلبہ پر یقین رکھو کہ وہ خدا کا وعدہ ہے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض)

رپورٹ ساتویں سالانہ تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل کیساتھ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے چاروں ریجنل مشنوں میں دسمبر 1987 کے آخری ہفتہ میں تربیتی کلاس کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

فرانکفورٹ

فرانکفورٹ مشن میں کلاس کا افتتاح مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے فرمایا ۔ 91 طلباء اور 24 طالبات نے کلاس میں حصہ لیا اور جملہ تعلیمی پروگراموں سے استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں زائرین بھی وقتاً فوقتاً کلاس کے روحانی ماحول سے مستفید ہوتے رہے ۔ کلاس کے دوران ہر روز تلقین عمل کا پروگرام ہوتا رہا جسمیں مختلف عہدیداران نے طلباء کو مختلف تربیتی امور پر ارشادات فرمائیں ۔ اس مرتبہ مکرم امیر صاحب کی خصوصی ہدایت کے بموجب جرمن تقریری مقابلوں کو فوقیت دیگئی تربیتی کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کیلئے روزانہ کھیلوں اور سیر کے علاوہ ایک دن پکنک کیلئے مخصوص تھا ۔ ایک قریبی جنگل میں طلباء و طالبات نے علیحدہ علیحدہ جگہوں پر علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے ۔ ہر روز سونے سے قبل طلباء کو حضور اقدس کی مختلف جلسہائے سالانہ کی ویڈیو کیسیٹ دکھائی جاتی رہیں ۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی امریکہ میں ٹی وی پر ہونے والی ایک تبلیغی گفتگو بھی طلباء کو دکھائی گئی ۔ کلاس کے آخر میں تحریری امتحان ہوا ۔ نتیجہ کے مطابق طلباء میں مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب فرانکفورٹ اور طالبات میں عزیزہ بشریٰ احمد صاحبہ اوّل آئیں ۔

کولون

کولون مشن میں منعقد ہونے والی کلاس میں 25 جماعتوں کے 84 طلبہ و طالبات نے شرکت کی ۔ امسال گذشتہ سال کی نسبت حاضری تین گنا زیادہ رہی ۔ داعی الی اللہ بننا اور بنانا اس کلاس کی خصوصی کوشش تھی ۔ اساتذہ میں مکرم مولانا بشارت احمد صاحب محمود کے علاوہ رانا محمد خالد صاحب ، میجر عبدالوحید ظفر صاحب اور منور احمد صاحب اختر شامل تھے ۔ امتحان کے نتیجہ کے مطابق طالبات میں محترمہ فرح خدیجہ رانا صاحبہ اور طلبہ میں مکرم عبدالقدیر صاحب کولون اوّل قرار پائے ۔ تبلیغ میں دشواری دور کرنے کی غرض سے طلباء کو تبلیغی الفاظ پر مشتمل جرمن کتابچہ مہیا کیا گیا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغ کے بارہ میں ارشادات سنائے گئے نیز کامیاب داعیان الی اللہ کی تقاریر کرائی گئیں تا طلباء انکے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ ایک نو احمدی جو کلاس میں شامل تھے ان کے بیان کے مطابق جتنا دینی علم انہوں نے ان چند دنوں میں سیکھا گذشتہ ساری زندگی میں نہیں سیکھ سکے ۔

ہمبرگ

ہمبرگ مشن میں منعقد ہونے والی کلاس میں 58 طلبہ و طالبات شامل ہوئے ۔ طلباء کو قرآن مجید حدیث ، فقہ اور اختلافی مسائل کے متعلق پڑھایا گیا اساتذہ میں مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر ، سید افتخار احمد صاحب چوہدری عبداللطیف صاحب ، اور عبدالسمیع صاحب عارف شامل ہیں ۔ امتحان کے نتیجہ کے مطابق طلبہ میں لیاقت علی صاحب شمس اور طالبات میں امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ اوّل قرار دی گئیں تربیتی کلاس کے دوران طلباء کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں ۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان تربیتی کلاسوں کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے ۔ آمین

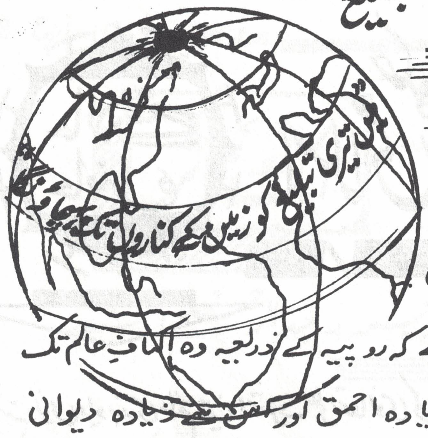

تبلیغ کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور کوئی نہیں اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں ...... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لیکر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین کہ یہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے دین اور اسکے اسلام کیلئے حاضر ہے **جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اسکے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔**"

قابلِ تقلید

جماعت احمدیہ اوفن باخ نے شہر کے سب سے بڑے ہسپتال میں تین صد کے قریب افراد کی عیادت کا پروگرام بنایا جسمیں حلقہ اوفن باخ کے خدام بھی شامل ہوئے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ اوفن باخ ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کی غرض سے ہسپتال کے عملہ سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اپنے آنے کے مقصد سے آگاہ کیا گیا۔ جس پر ڈاکٹروں نے بڑی حیرت اور خوشی کے ساتھ اجازت دیدی۔ چنانچہ تین سو کے قریب مریضوں کی عیادت کی گئی اور انہیں تحفتاً پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے اور احمدیت کا مختصر تعارف کرایا گیا۔ مریضوں کی طرف سے حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات کا اظہار کیا گیا کہ آخر اس زمانہ میں انسانی ہمدردی رکھنے والے یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور یہ حیرانگی انکی بجا تھی کہ اس مادی دور میں جبکہ نفسا نفسی کا عالم ہے انسان کے پاس اتنا وقت کہاں کہ وہ کسی دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو سکے مگر جب انہیں یہ بتایا گیا کہ ہم نے یہ پیار و محبت اور بنی نوع انسان کی خدمت کی تعلیم اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی ہے اور اسی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے جیتے ہیں اور اسی مقصد کے تحت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ جیسے ہماری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو جلد صحت عطا فرمائے ویسے ہماری دلی تڑپ ہے کہ خدا تعالیٰ آپکو روحانی صحت سے بھی نوازے۔

اس موقع پر اکثر مریضوں نے مسرت اور خوشی کے جذبات کے ساتھ مختلف سوالات کئے آیا ہم یہ کام کسی معاوضہ کی خاطر کر رہے ہیں اس وضاحت پر کہ آپکی عیادت محض لِلّٰہ ہے تشکر اور امتنان سے انکی آنکھیں بھر آئیں اور بعض مریض باوجود کمزوریٔ صحت کے بستروں سے اُٹھ اُٹھ کر شکریہ ادا کرتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں جو روحانی لذت عیادت کرنے والوں کو حاصل ہوئی اسکا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔

حالاتِ حاضرہ

اسلامی حکومت کے خواہاں باوردی صدر مملکت کی خدمات

عرفان احمد خان

گذشتہ دنوں دیوبندی عالم دین اشرف علی تھانوی کی یاد میں منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کہا گذشتہ دس سال کے دوران ملک میں نفاذِ اسلام کیلئے اتنا کام ہوا ہے جتنا گذشتہ تین عشروں میں نہیں ہوا تھا۔ یہ کام مارشل لاء حکومت نے کیا۔ جسے فوجی آمریت بھی کہا جاتا ہے۔

نفاذِ اسلام کا جو تذکرہ یا دعویٰ صدر صاحب نے کیا ہے وہ اس حد تک تو درست ہے کہ 1977ء کے بعد متعدد ایسے اقدامات کئے گئے ہیں کہ جن پر حکومت اگر سنجیدگی سے عمل کرتی تو ملک میں اسلامی معاشرہ کے قیام کا عمل یقیناً آگے بڑھتا۔ لیکن حقیقت میں زکوٰۃ اور عشر کی وصولی اور تقسیم کا فیصلہ حدود آرڈیننس کا اجراء، شرعی عدالتوں کا قیام، سپریم کورٹ میں دو علماء کا تقرر، سود کے خاتمہ کیلئے بعض اقدامات، اسلامیات کی لازمی تعلیم کے اہتمام کے باوجود عملاً معاشرہ تبدیل نہیں ہو سکا اور ایک فلاحی اسلامی معاشرہ کی منزل کیطرف کوئی قابلِ ذکر پیش قدمی نہیں کر سکے۔ بلکہ معاشرہ میں عورتوں کو سرِ عام بازار میں برہنہ گشت کروانے اور پولیس کے ہاتھوں جوان بیٹیوں کی آبرو لُٹ جانے کے باعث والدین کے اپنے آپ کو آگ لگا کر خودکشی کر لینے کے ایسے گھناؤنے اور قابلِ شرم واقعات ہوئے ہیں جنکی مثال پہلی حکومتوں کے دور میں نہیں ملتی اور جس سے ہر ذی شعور انسان بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ معاشرہ نے کس سمت پیش رفت کی ہے۔

اب اگر نفاذِ اسلام کے قوانین کی تکمیل کا دعویٰ ہونے کے باوجود وہ مقاصد حاصل نہ ہوئے ہوں تو ظاہر ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ یا تو پاکستان کے عوام نے ان قوانین سے عدم دلچسپی کا اظہار کر کے انکو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ یا پھر ان قوانین کو بنانے اور نافذ کرنے والوں کا مقصد ان کو محض ملکی کتابِ آئین کا حصہ بنانا تھا اور یا پھر کسی خاص طبقہ کو ان قوانین سے فائدہ پہنچانا مقصود تھا۔ میری دانست میں تیسری بات حقیقت سے زیادہ قریب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ ضیاء صاحب کے اس دس سالہ دور میں ایک ایسے مخصوص طبقہ کو اُبھرنے کا موقعہ ملا ہے جن سے قیام پاکستان سے لیکر اب تک عوام بیزاری کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں لیکن ضیاء صاحب کی حکومت نے ان کو پہلے فوج در فوج مجلسِ شوریٰ میں نامزد کیا اور پھر اپنے مارشل لاء کے پریس آرڈیننس کے زور پر ان کو اخبارات کی زینت بنائے رکھا۔

فوجی آمریت کے پہلے نوّے 90 روز کے بعد جب سیاست دانوں نے بھی حکومت سے کنارہ کشی اختیار کر لی تو مارشل لاء حکومت کو ہر فوجی آمریت کی طرح ہر طبقہ فکر کی طرف سے نفرت اور بیزاری کا سامنا کرنا پڑا۔ اسوقت صدر صاحب کو ایک ایسے ہم خیال طبقہ کی اشد ضرورت اور تلاش تھی جو ان کی من مانی حکومت میں دخل اندازی نہ کرے بلکہ مارشل لاء کے ہر اقدام پر تحسین کے ڈونگرے برسائے اور نہ صرف یہ کہ فوجی آمریت کے راگ الاپے بلکہ ضیاء صاحب کے نام کی بانسری بھی مسلسل بجاتا رہے۔ یہ کام صرف علماء میں سے بھی ایک مخصوص طبقہ ہی کر سکتا تھا۔ چنانچہ شرعی عدالتوں کا قیام اور اُن میں علماء کا تقرر، علماء کی تکریم میں اضافہ کی مہم۔ سود کے حقیقی خاتمہ کی کم اور اس کے نام بدلنے کی زیادہ کوشش، ریڈیو اور T.V پر اذانوں کا نشر کیا جانا۔ علماء اور شائخ کو مدعو اور اُن کی خاطر مدارات کرنے والی ان گنت اور لاتعداد کانفرنسیں اور زکوٰۃ کی وصولی اور بالخصوص تقسیم کے نظام سے انہی علماء کی خوشنودی اور فائدہ پہنچانا مقصود تھا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان کو اسلامی اور فلاحی ریاست بنانا کبھی بھی آپ کے پیشِ نظر نہیں تھا۔ یہ اقدامات تو محض ڈھارس کی ایسی دیوار تھی جس کے پیچھے بیٹھ کر آپ محافظ کی وردی میں اگلی واردات کی تیاری کیا کرتے تھے۔ تبھی تو اپریل 1984ء میں لاہور ہلٹن میں منعقد ہونے والی قومی یکجہتی کانفرنس جس میں تین روز تک چاروں صوبوں کے دانشور قومی یکجہتی کے لئے اسلام کے بنیادی اقدار عدل و احسان، آدمیت، مساوات و اخوت، حریت اور اجتماعی انصاف کو ضروری قرار دیتے رہے اور آپ نے افتتاحی اجلاس میں قومی یکجہتی (جس کے لئے یہ سیمینار منعقد کیا گیا تھا

باقی صفحہ 15 پر

بلا تبصرہ

۱۔ ہم نہ تو پاکستانی ہیں، نہ مسلمان اور نہ ہی انسان۔ (صدر ضیاء الحق)

اسلام آباد (پی پی آئی / اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کی اولین ضرورت اندرونی اتحاد ہے اور اس کے لئے علماء کرام کے ساتھ ساتھ ہر پاکستانی کو کوشش کرنی چاہئے۔ وہ منگل کو یہاں مسلم متحدہ کنونشن سے خطاب کر رہے تھے جس کا اہتمام آل پاکستان متحدہ اسلامی کونسل نے کیا۔ صدر مملکت نے خبردار کیا کہ اندرونی اتحاد میں انتشار سے دشمن کو پاکستان پر حملے کی شہ ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد کے حوالے سے پاکستان میں مسلمانوں میں مکمل اتحاد ضروری ہے کیونکہ ہم امہ کے اتحاد کے لئے صرف اسی صورت میں کام کر سکتے ہیں جب ہماری صفوں میں اتحاد ہو۔ کراچی کے ازحد افسوسناک واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے صدر ضیاء الحق نے کہا کراچی میں جس طرح مسلمان بے رحمی سے مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم نہ تو پاکستانی ہیں' نہ مسلمان اور نہ ہی انسان۔

۲۔ اسلام میں ہر شخص کے حقوق کے تحفظ کی اجازت دیگئی ہے۔ (صدر ضیاء)

لاہور (خصوصی رپورٹر) صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے کہا ہے کہ چونکہ مادر پدر آزادی بنی نوع انسان کیلئے بگاڑ پیدا کرتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حدود مقرر کر دی ہیں اور ان حدود کا تعین اجتماعی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اسلام میں ہر شخص کے حقوق کے تحفظ کی اجازت دی گئی ہے۔ اس پر کسی قوم' کسی طبقے یا کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں۔ کسی حاکم' کسی جابر اور کسی آمر کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ انسانوں کے حقوق سلب کرے۔

۳۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے کا حکم (روزنامہ جنگ لاہور)

لاہور (سودی) حکومت نے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیا جائے اور ایسے انتظامات کئے جائیں کہ کوئی قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہو سکے اس سلسلہ میں بلدیاتی اداروں اور قبرستانوں کا کنٹرول کرنے والے افراد اور اداروں کو سخت ہدایات دی جائیں جبکہ حکومت نے قادیانیوں کو اپنے مردے دفن کرنے کیلئے ہر شہر میں علیحدہ اراضی فراہم کرنے کی بھی ہدایات کر دی ہیں۔ یہ ہدایات تحریک ختم نبوت کی طرف سے پیش کی جانے والی ایک یادداشت کے بعد دی گئی ہیں۔

۴۔ حکومت پنجاب نے ماہنامہ مصباح کی کاپیاں ضبط کر لیں۔

قادیانیوں کے ماہنامہ کی ضبطگی

لاہور (پ ر) حکومت پنجاب نے اردو ماہنامہ "مصباح" ربوہ شائع کردہ شیخ خورشید احمد دفتر ماہنامہ مصباح ربوہ اور طبع کردہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی ماہ دسمبر ۱۹۸۷ء کی تمام کاپیاں قابل اعتراض مواد پر مشتمل ہونے کی بنا پر ضبط کر لی ہیں۔

بقیہ صـ 14 کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مذھبی تفرقہ اور باہمی نفرت کو ہوا دینے والی ایسی تقریر کر ڈالی کہ اس روز سے پاکستان میں مذہبی سیاست یا سیاسی مذھبیت کا دور دورہ شروع ہو چکا ہے اور اسکا ایک شاخسانہ فرقہ وارانہ مذہبی سیاسی جماعتوں کا جنم لینا اور زور پکڑنا بھی ہے چنانچہ آپ نے حجروں میں رات بسر کرنے اور خانقاہوں میں پیٹ بھرنے والے مولویوں کو ایوانِ صدر کے آرام دہ صوفوں اور "ہالیڈے اِن" کے کیکوں کا چسکا ڈالنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ صرف اپنے مخصوص مفاد کے حصول کیلئے ایسے علماء جو اپنا مافی الضمیر قومی زبان اردو میں بھی بیان کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے کو جہازوں کے فرسٹ کلاس میں بین الاقوامی سفر کروا کر اور پھر انکے ناموں کیساتھ عالمی مبلغ کی تختی کا اضافہ کروانے میں آپکا کردار کسی دوسرے سے کم نہیں۔ اگر آپ واقعی اسلامی ریاست کے خواہاں اور اسلامی معاشرہ کا قیام چاہتے ہیں تو آپ کو یہ چنگیزی طریقہ واردات چھوڑ کر اسوۂ رسول اپنانا ہوگا۔ اور یہ چنداں مشکل بھی نہیں ابھی پاکستان میں ایسی ہستیاں موجود رہی ہیں جنہوں نے اپنے دائرہ اثر میں اسلامی معاشرہ عملاً ممکن کر کے دکھایا ہے ان محبت کے سفیروں کے سینے اسلام کا درد لئے ہیں اور جنکے خطبات و تقاریر سے علوم قرآنی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ تعصب کی بجائے حقیقت کی آنکھ سے دیکھیے انکی عملی زندگی آپ کیلئے مشعل راہ ہے۔

بقیہ صـ 5

(پیشگوئی مصلح موعودؓ)

پس اپنے رب کے حضور روتے ہوئے استجابت کے ساتھ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! اس پیشگوئی مصلح موعود کے صدقے ہی اس سو سال کے جشن کو دکھلاتے ہوئے ہمیں وہ دن دکھا کہ ہم اپنے پیاروں کی آزادی کے دن بھی دیکھیں جو تیری راہ میں قید و بند کی صعوبتوں کا شکار بنائے گئے ہیں۔ ان کو آزاد پھرتے ہوئے دیکھ کر ہماری آنکھوں کو طراوت حاصل ہو۔ اے خدا! اپنی رحمت سے وہ ساری زنجیریں توڑ دے جن میں احمدیوں کو کسی رنگ میں بھی جکڑا گیا ہے۔ وہ ساری پابندیاں دور فرما دے جن پابندیوں کو احمدیت کی روحانی ترقیوں کو روکنے کی خاطر عائد کیا گیا ہے۔ چہ وہ اسیر ہیں تیری راہ میں۔ وہ بھی جو ظاہری طور پر بھی اسیر بنائے گئے اور وہ بھی جو قانون کے شکنجوں میں جکڑ کر اسیر بنائے گئے جو آج تیرے وعدوں کے منتظر، تیری رحمت کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اے خدا! ان ساری زنجیروں کو توڑ کر پاش پاش کر دے اور اگر تو نے اپنی غیرت کے نمونے دکھانے کا فیصلہ کیا ہے تو ان سب کو پابند کر دے جو آج ہمیں پابند کئے ہوئے ہیں۔"

بقیہ صـ 6

(قوم کی ترقی کا دارومدار)

تو وہ تمہارے لئے اور تمہاری روح کے لئے دعائیں کریں گے ورنہ وہ تم پر لعنت کے سوا کیا بھیجیں گے۔

پہلے خود تعلیم حاصل کرو

تربیت کا کام معمولی نہیں تمہیں خود علم ہوگا تو دوسروں کو سکھاؤ گی اس لئے تم پہلے خود تعلیم حاصل کرو تا اپنی اولادوں کی صحیح معنوں میں تربیت کر سکو تم لوگوں کا فرض ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے اپنی تعلیم و تربیت کا خیال کرو۔ اگر اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرو گی تو قوم درست نہیں ہو گی اور یقیناً سلسلہ کی جو خدمت تمہارے ذریعہ ہو سکتی ہے جو معمولی خدمت نہیں وہ تم سے نہیں ہو سکے گی۔

(مأخوذ لجنہ سے خطاب)

بقیہ صـ 19

(بچوں کا صفحہ)

مجھے نہیں معلوم وہ مجھ سے کتنی دیر پہلے سے آکر نماز میں مصروف تھے جب سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ مَیں نے السلام علیکم کہا مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالےٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مَیں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں کے سامنے اسلام کو زندہ کر کے دکھا یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔" (سوانح فضل عمرؓ جلد اوّل صـ 151)

دیکھا بچو! کہ اس نوعمری میں ہی آپ کے معصوم دل میں اسلام کی فتح دیکھنے کی کتنی بے قرار تمنا تھی۔ نوعمری ہی کے عالم میں آپ کو خدا تعالےٰ کی رویت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے آج تک تین اہم معاملات میں خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے پہلے پہل اس وقت کہ ابھی میرا بچپن کا زمانہ تھا اس وقت میری توجہ کو دین کے سیکھنے اور دین کی خدمت کی طرف پھیرا گیا اس وقت مجھے خدا نظر آیا اور مجھے تمام نظارہ حشر نشر کا دکھایا گیا یہ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب تھا۔"

پیارے بچو! آؤ مل کر دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ اسلام کے غلبہ کی اس قدر تڑپ رکھنے والے اس عظیم انسان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صـ 2

(رپورٹ سیرالیون اور گیمبیا)

91 - MiLE کے مقام پر دو گاؤں کے چار سو سے زائد افراد نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضور کا دورہ افریقہ 19۔ جنوری کو شروع ہوا۔ حضور اقدس گیمبیا تشریف لے گئے جہاں ائرپورٹ پر ہزاروں افراد نے حضور کا استقبال کیا۔ دو وزرائے مملکت ائرپورٹ پر موجود تھے۔ حضور نے گیمبیا میں نصرت جہاں اسکیم نو کا اعلان فرمایا۔

ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

جلسہ سالانہ ۔ مغربی جرمنی

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ جلسہ یکم ۲، ۳ اپریل ۱۹۸۸ء کو "ناصر باغ" گروس گیراؤ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ احباب کرام ابھی سے جلسہ کی تیاری شروع کردیں اور زیادہ سے زیادہ احباب جلسہ میں شمولیت کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ میں شامل ہونے والوں کو تحریک فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے سرمائی بستر ہمراہ لیکر آئیں دوست اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ جلسہ میں شمولیت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے ۔ **نوٹ*** بستر ہمراہ نہ لانے کی صورت میں انتظامیہ کسی قسم کی ذمہ دار نہ ہوگی ۔

(افسر جلسہ سالانہ)

داعیانِ الی اللہ متوجہ ہوں

مجلس شوریٰ 1987ء کے فیصلہ کے مطابق جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے داعیان الی اللہ کیلئے ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں تربیتی کیمپ منعقد کئے جانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے ۔

تربیتی کیمپ میں تبلیغ سے متعلق مسائل اور تبلیغ کرنے کے طریق کار سکھائے جائیں گے ۔ ایسے تمام احباب جو داعی الی اللہ کے فرائض ادا کر رہے ہیں یا داعی الی اللہ بننے کے خواہشمند ہیں اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے نام، فون نمبر اور ذیل میں دیئے گئے پروگرام میں اپنی سہولت کے مطابق شمولیت کی تاریخوں سے نیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو مطلع فرمائیں ۔

پروگرام تربیتی کیمپ

ماہ	تاریخیں	ماہ	تاریخیں
مارچ	12.13	اگست	20.21
اپریل	16.17	ستمبر	17.18
مئی	14.15	اکتوبر	22.23
جون	1.2	نومبر	19.20
جون	25.26	دسمبر	10.11
جولائی	17/16		

—x—

احباب جماعت کیلئے

لنڈن سے ایڈیشنل وکیل المال، مکرم محمد شریف اشرف صاحب محترم امیر صاحب مغربی جرمنی کے نام اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

تحریک انسداد شدھی، مرمت و تعمیرِ مساجد اور بیوت الحمد (دار الیتمیٰ) سکیم سے متعلق آپ کی رپورٹ مؤرخہ 14 جنوری 88ء موصول ہوئی اور حضور اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی گئی ۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد ملاحظہ حصہ لینے والوں کیلئے دُعا کی اور جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا ۔

اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب کو اپنی رحمتوں کا وارث بنائے ۔ آمین ۔

ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم موسیٰ ڈونکر صاحب آف (Bad Segeberg) جرمنی کو جنکا ایڈریس درج ذیل ہے :

WALDMANNSHEIL

SCHACKENDORF, 2360 BAD SEGEBERG

مغربی جرمنی میں مقیم افریقی احمدیوں کا انچارج مقرر فرمایا ہے ۔

جملہ احبابِ جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ افریقی ممالک کے احمدیوں سے متعلقہ تبلیغی اور تربیتی امور کے بارے میں اُن کیساتھ تعاون فرماویں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

نوٹ:- افریقی زیرِ تبلیغ افراد کے نام اور کوائف سے برادرم موسیٰ صاحب کو مطلع رکھیں ۔ شکریہ ۔

(عبد اللہ واگس ہاؤزر ۔ امیرِ جماعت)

■ تمام داعیانِ الی اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی تبلیغی مساعی کی ماہوار رپورٹ نیشنل نظارت کو بھجوایا کریں ۔

ماہنامہ
خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے نام حضرت المصلح الموعودؓ کا روح پرور پیغام

خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو میں اسطرف توجہ دلانا چاھتا ہوں کہ انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ھیں اور مرتے بھی ہیں لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ کیلئے زندہ رہ سکتی ہیں پس تمہیں اپنی قومی حیات کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے اور نسلاً بعد نسلٍ اسلام اور احمدیت **کو پھیلانے کی جدوجہد** کرتے چلے جانا چاھیے اگر مسیحِ موسوی کے پیرو آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسیح محمدی جو اپنی تمام شان میں مسیح موسوی سے افضل ہے **اسکی ساری جماعت دنیا میں نہ پھیل جائے۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اِس مقصد کیلئے دعا بھی کی ہے اور فرمایا ہے۔ ؎

پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مُہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا اور خواہش کو پورا کرنے کیلئے جدوجہد کرنا آپ لوگوں میں سے **ہر ایک پر فرض ہے۔ اور آپ لوگوں کو یہ جدوجہد ہمیشہ جاری رکھنی چاہیے** یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ قیامت تک جدوجہد کرنا صرف ایک خیالی بات ہے بلکہ حقیقتاً یہ آپ لوگوں کا فرض ہے جو **اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عائد کیا گیا ہے** کہ قیامت تک آپ لوگ اسلام واحمدیت کا جھنڈا بلند رکھیں یہاں تک کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت عیسائیت سے بہت زیادہ پھیل جائے اور تمام دنیا کی بادشاھتیں اسلام اور احمدیت کی تابع ہو جائیں۔

...... ضروری ہے کہ تمام جماعت کے اندر ایسا اخلاص پیدا ہو کہ اسکی دعائیں خدا تعالیٰ سننے لگ جائے احمدی جماعت کا کوئی حصہ ایسا نہ ہو جس کی دعائیں خدا تعالیٰ **کثرت کیساتھ** قبول نہ کرے۔ پس **تبلیغ** بھی کرو اور **دعائیں** بھی کرو تا اللہ تعالیٰ احمدیت کو غیر معمولی ترقی عطا کرے۔ (الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

ترجمۂ قرآن کی تحریک میں حصہ لینے والی مجالس

ڈاؤن DAUN	کولون KÖLN
ٹریئر TRIER	راڈے فورم والڈ RADEVORMWALD
باد نوئے ہائم BADNEUHEIM	ہوم برگ زار HOMBURG/SAAR
ہامبرگ HAMBURG	بادکارلز ہافن BADKARLS-HAFEN
بیبرا BEBRA	مینڈن MENDEN
لوڈن شائیڈ LÜDENSCHEID	آؤگس برگ AUGSBURG
فرانکن تھال FRANKENTHAL	

باقی مجالس سے درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات جلد نیشنل قیادت کو ارسال فرمائیں۔

اعلان
برائے تجنید خدام الاحمدیہ

وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک خدام الاحمدیہ کی تجنید مکمل نہیں کی ان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر تمام خدام کی تجنید مکمل کر کے نیشنل قیادت کو ارسال کریں۔ اسی طرح ایک کاپی اپنے ریجنل قائد کو بھی ارسال کریں۔

(نیشنل ناظم تجنید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام تیرہواں جلسہ سالانہ
مغربی جرمنی

بروز:- جمعہ، ہفتہ، اتوار ــــ مؤرخہ :- 1، 2، 3 اپریل / شہادت سنہ 1988ء / ۱۳۶۷ ہش

بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ

یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک

14:30 ــ ــ خطبہ جمعہ و نماز جمعہ و نماز عصر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

اجلاس:

16:20 تا 16:30 تلاوت و ترجمہ

16:30 تا 17:00 تقریر: قرآن کریم کی اصولی اصلاحات

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ

17:00 تا 17:10 نظم

17:10 تا 17:30 تقریر: تقویٰ کی حفاظت

مکرم عبد الغفور صاحب بھٹی

17:30 تا 17:50 تقریر: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد

(اس اجلاس کی کاروائی خواتین کے جلسہ گاہ میں بھی ریلے کی جائے گی)

18:00 تا 19:30 کھانا

19:30 تا 20:00 نماز مغرب و عشاء

20:00 ــ ــ مجلس علم و عرفان

2، اپریل بروز ہفتہ

اجلاس اوّل

10:00 تا 10:20 تلاوت، نظم

10:20 تا 10:40 تقریر: نظام وصیت کی اہمیت

مکرم سید سلیم احمد صاحب گیلانی

10:40 تا 10:55 تقریر: دعوت الی اللہ کی اہمیت

مکرم میر عبد اللطیف صاحب

10:55 تا 11:00 نظم

11:00 تا 11:20 تقریر: خلافت رابعہ کی تحریکات

مکرم ارشاد احمد صاحب

11:20 تا 11:50 تقریر: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

مکرم عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ

11:50 تا 12:00 نظم

12:00 تا 12:30 تقریر: جماعتی نظام کیلئے اسلام میں اصول و ہدایات

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج

(اس اجلاس کی کاروائی خواتین کے جلسہ گاہ میں بھی ریلے کی جائے گی)

12:30 تا 14:15 وقفہ برائے کھانا و نماز ظہر و عصر

جلسہ سالانہ مغربی جرمنی پر تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی خدمت میں أَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا

اجلاس دوم (حصہ اوّل) جرمن پروگرام

14:15 تا 14:25 تلاوت و نظم

14:25 تا 14:35 تعارفی الفاظ محترم عبداللہ صاحب واگس ہاؤزر
(امیر جماعت مغربی جرمنی)

14:35 تا 15:45 تقریر: I: محترم عبدالرشید احمد صاحب
تقریر: II: محترم ہارالڈ گرڈٹ صاحب
تقریر: III: محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش

16:00 — — مجلس عرفان جرمن اور دیگر غیر پاکستانی احباب کیلئے

اجلاس دوم (حصہ دوم) سیرۃ النبیؐ

15:45 تا 15:55 تلاوت و نظم

15:55 تا 16:15 تقریر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مذاہب
محترم منور احمد صاحب اختر

16:15 تا 16:35 تقریر انگلش: معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
محترم موسیٰ ڈونکر صاحب

16:35 تا 16:45 نظم

16:45 تا 17:05 تقریر: شانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محترم مقصود الحق صاحب

17:05 تا 17:25 تقریر: صحابہ کرام کا عشق رسولؐ
محترم زبیر احمد صاحب

18:00 تا 19:30 کھانا

19:30 تا 20:00 نماز مغرب و عشاء

20:00 — — مجلس علم و عرفان

3 اپریل بروز اتوار

(اجلاس اوّل)

10:00 تا 10:20 تلاوت، نظم

10:20 تا 10:40 تقریر: صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں
محترم بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ

10:40 تا 11:00 تقریر: منصب خلافت کی برکات
محترم میجر عبدالوحید صاحب ظفر

11:00 تا 12:00 خطاب (زنانہ جلسہ گاہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
(حضور اقدس کا خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا جائے گا)

12:00 تا 12:30 تقریر محترم عبداللہ صاحب واگس ہاؤزر
(امیر جماعت مغربی جرمنی)

12:30 تا 14:30 کھانا و نماز ظہر و عصر

اختتامی اجلاس

14:30 تا 14:45 تلاوت، نظم

14:45 — — اختتامی خطاب و دعا
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پروگرام ٹرانسپورٹ برموقع جلسہ سالانہ مغربی جرمنی 1988

روانگی بس برائے جمعہ و افتتاحی اجلاس

فرینکفرٹ HBF سے ناصر باغ 12:30 S
SELINGEN STADT براستہ DIETZEN BACH ناصر باغ 11:45
واپسی ناصر باغ سے فرینکفرٹ HBF
ناصر باغ سے DIETZEN BACH سے SELINGEN STADT

ہفتہ روانگی
فرینکفرٹ HBF سے ناصر باغ 9-00
SELINGEN STADT براستہ DTBACH ناصر باغ 8-30
واپسی ناصر باغ H.B.F
ناصر باغ سے DIETZEN BACH سے SELINGEN STADT

اتوار روانگی فرانکفرٹ H.B.F سے ناصر باغ 9-00
SELINGEN STADT براستہ DIETZEN BACH سے ناصر باغ 8-30
واپسی ناصر باغ سے فرانکفرٹ HBF
" ناصر باغ سے DIETZEN BACH سے SELINGE NSTADT

TEL. 069.387265
منتظم ٹرانسپورٹ نصیر احمد خان

آپ جلسہ پر کیوں آرہے ہیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں۔

آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آرہے ہیں تاکہ:۔ (1) ایسے حقائق و معارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ 2۔ طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع مہیا ہوں۔ (3) آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور آپ کی معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔ (4) جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوتے ہیں پرانے بھائی اُن کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہوکر رشتہ تودد اور تعارف ترقی پذیر ہو۔ (5) (خلیفہ وقت کی طرف سے) دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرلے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ (6) اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ (7) جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کرگیا ہو اس جلسہ میں اُس کیلئے دُعائے مغفرت کی جائے۔ (8) (خلیفۂ وقت کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہِ رب العزت کوشش کی جائے۔

ضروری اعلان

بابت ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے موقع پر جو احباب و خواتین حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے اپنے بعض مخصوص حالات کی وجہ سے انفرادی ملاقات کے متمنی ہوں وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں محرم پرائیویٹ سیکرٹری حضور اقدس کے نام مسجد نور فرانکفرٹ ارسال فرماویں۔ یاد رہے کہ درخواست پر اپنا ٹیلی فون نمبر اور ایڈریس ضرور تحریر فرمائیں ایسے درخواست کنندگان کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ فرینکفرٹ اور اس کے ارد گرد جہاں بھی جلسہ سالانہ کے ایام میں قیام فرما ہونگے وہاں کا ایڈریس اور ٹیلیفون نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

اَج فقیر بلال آزاد ہویا

اہلِ افریقہ دے ناں

بشارت احمد بشارت

لکھ لکھ مبارکاں ہون تہانوں
ہنیرے افریقہ دے کریگا دور جیہڑا
بن کے دل جو دھڑکدا سینیاں وچ

میں دے اکھ، دی ہے جو
کہ ہے کہ وچ
آکھے دہا

تہاڈے دیس اے پیارا امام آیا
او آفتاب آیا او مہتاب آیا!
او تہاڈا تے ساڈا دلدار آیا

ملکی
بن مسیحا جو قوماں نوں کرے زندہ
او سردار آیا رب دا یار آیا!!

مناؤ جشن تے کرو شکر رب دا
وقت خزاں دا ہن ایں ختم ہویا
تانگاں تکیاں ہوئے دیدار سوہنے

شہزادہ امن دا افریقہ دے وچ آیا
کوئی لے کے اَج بہار آیا
بے قراراں نوں اَج قرار آیا

اَج فقیر بلال آزاد ہویا
بشارت لے کے اللہ دا نائب آیا

جماعتی عہدیداران توجہ فرمائیں

(i) تمام عہدیداران جماعت مطلع رہیں کہ آئیندہ سے کسی قسم کے جماعتی چندہ جات ذیلی تنظیموں کی رسید بک پر وصولی نہیں کئے جا سکتے۔

ذیلی تنظیموں اور انکے چندہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے

خدام الاحمدیہ:- چندہ مجلس، چندہ اجتماع، ایوان خدمت رسالہ خالد و مشکوٰۃ۔

اطفال الاحمدیہ:- چندہ اطفال، چندہ اجتماع اطفال

لجنہ اماء اللہ:- ممبری چندہ، چندہ اجتماع، تعمیر ہال لجنہ، رسالہ مصباح واشاعت۔

ناصرات الاحمدیہ:- چندہ ناصرات، چندہ اجتماع

انصار اللہ:- چندہ مجلس، چندہ اجتماع، رسالہ انصار اللہ واشاعت

★ **نوٹ:-** سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ چندہ تحریکات وصولی کرنے کیلئے اپنی جماعت کے صدر سے رسید بک حاصل کر سکتی ہیں اور یہ چندہ وصول کرنے کے بعد انہیں چندہ کی رقم اور رسید بک واپس صدر جماعت کے پاس جمع کروانا ہوگی۔ انہیں اس چندہ کی STATEMENT تیار کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس چندہ کی رقم اور STATEMENT تیار کرکے مشن ارسال کرنا صدر جماعت کی ذمہ داری ہے۔

نیز یہ امر یاد رہے کہ جماعتی چندہ جات میں سے کسی قسم کا خرچ مثلاً ڈاک خرچ وضع کرنے کی قطعاً اجازت نہیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال وصدران نہ بنک یا پوسٹ کے ذریعہ بھجوائے جانیوالے چندہ کی رقم کی رسید اور نہ ہی اس کی فوٹو کاپی مشن ارسال فرمایا کریں بلکہ اس رسید کا اپنی جماعت میں ہی ریکارڈ رکھا جائے۔

(ii) جو دوست اپنا جماعتی چندہ پوسٹ یا بنک (DAUR AUFTRAG) کے ذریعہ ارسال کرتے ہیں اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے صدر جماعت سے اس کی اجازت حاصل کریں اور اجازت حاصل کرنے کے بعد ہی وہ اس طریق پر اپنے چندہ جات ارسال کر سکتے ہیں تاہم ہر ماہ اپنے چندہ کی تفصیلات سے صدر جماعت کو آگاہ کرنا انکی ذاتی ذمہ داری ہوگی۔ امید ہے دوست تعاون فرمائیں گے۔ (ایڈیشنل سیکرٹری مال)

نہایت ضروری اعلانات

1. بعض ایجنٹ حضرات غیر احمدیوں کو جرمنی بُلا کر انکے کیس بطور احمدی کروا رہے ہیں اور پھر اُن کیلئے جماعت کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سراسر بددیانتی ہے اور جماعت کو بدنام کرنیوالی بات ہے۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اگر کسی نے بغیر ذاتی طور پر جانتے ہوئے کسی کی تصدیق کی یا کسی ایجنٹ کا آلۂ کار بننے کی کوشش کی تو سخت ایکشن لیا جائیگا۔ نیز اگر کسی دوست کو علم ہو کہ فلاں جگہ فلاں شخص کو غلط سرٹیفکیٹ دلوانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس دوست کا فرض ہے کہ وہ امیر صاحب کو رپورٹ کریں انشاء اللہ فوری کاروائی کی جائے گی۔ اور اگر اس بات کا علم جماعت کو ہوا کہ کسی احمدی نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی ایسے عناصر کی رپورٹ نہیں کی تو اُن کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔

2. دفتر امورِ عامہ سے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت میں اپنا یا متعلقہ شخص کا نام ولدیت اور تاریخ پیدائش ضرور لکھا کریں۔

3. بعض دوست ایک لمبا عرصہ سے جرمنی میں مقیم ہیں اور سرٹیفکیٹ کی درخواست نہیں دیتے اور جب فوری ضرورت پڑتی ہے تو پھر فوری طور پر سرٹیفکیٹ کے اجراء کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ بروقت درخواست دیں ورنہ نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔

4. دفتر سیکرٹری امور عامہ ناصر باغ سوموار سے ہفتہ روزانہ 4 بجے شام سے ساڑھے سات بجے شام تک آپکی خدمت کیلئے کھلا رہتا ہے۔ ارجنٹ کام کی صورت میں 4 بجے سے 6 بجے شام تک فون پر رابطہ کیا جا سکتا ہے

(شعبہ امورِ عامہ)

اظہار تعزیت

مورخہ یکم مارچ 88ء کو محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی کی ہمشیرہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی غلام سرور صاحب مرحوم آف خان پور ربوہ پاکستان میں بعمر 52 سال بقضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن

ادارہ مرحومہ کی وفات پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور آپ کے اعزہ سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین (ادارہ)

بچوں کا صفحہ

ایک عظیم باپ کا عظیم بیٹا

مرتبہ مقصود الحق

پیارے بچو! یہ فروری کا مہینہ ہے۔ فروری کا مہینہ جماعتِ احمدیہ میں اس لئے اہم ہے کہ آج سے 102 سال قبل جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم واقعہ رونما ہوا۔ اسکی تفصیل میں آپ کو بتاتا چلوں تاکہ ہر احمدی بچہ تاریخ احمدیت کے اہم واقعات سے آگاہ ہو جائے۔ ہوا یوں کہ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے ہندوستان کے ایک شہر ہوشیارپور تشریف لے گئے تاکہ آپ کو تنہائی میسر آجائے آپ مسلسل چالیس دن رات خدا تعالےٰ کی عبادت اور اسکے ذکر میں مکمل طور پر مشغول رہنا چاہتے تھے۔ عبادت کے یہ گر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے تھے۔ آپؐ بھی اکثر مکہ کے قریب ایک غار میں جسے غارِ حرا کہتے ہیں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے اور اپنے رب کی عبادت کرتے اور اُس کے ساتھ محبت اور پیار کے تعلق کو بڑھانے کیلئے خدا کی یاد اور اُس کے ذکر میں وقت گذارا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلسل چالیس دن خدا تعالےٰ کی عبادت میں گزارے۔ حضور نے اس عرصہ کے دوران اپنے رب کی جی بھر کر عبادت کی۔ اسلام کے غلبہ کے لئے بہت سی دعائیں کیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپ کی ان عبادات اور دُعاؤں کو قبول فرمایا اور الہاماً آپ سے کلام کرتے ہوئے آپ کو بہت سی خوشخبریاں عطا فرمائیں اور آپ کو ایک ایسا بیٹا دیئے جانے کی بشارت دی جس نے ایک عظیم الشان بننا تھا اور اسکے ذریعہ سے اسلام کو غیر معمولی ترقی اور غلبہ عطا ہونا تھا اس بیٹے کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہیں ملے گا، اس کو مقدس روح دی گئی ہے، وہ آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا، وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا، علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا، وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ جانتے ہو کہ اتنی خوبیوں والا عظیم بیٹا کون تھا؟ یہ ہمارے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ بچپن ہی سے آپ کے اندر بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ ہر دیکھنے والا بے ساختہ پکار اُٹھتا تھا کہ یہ ایک عظیم باپ کا عظیم بیٹا ہے۔ یہ ضرور بڑا ہو کر بہت بڑا انسان بنے گا اور اسلام کا نام روشن کرنے والا ہوگا۔

آج میں آپ کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا ایک بہت اچھا اور ایمان افروز واقعہ سناتا ہوں۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی شیخ غلام احمد صاحب واعظ جو نو مسلم تھے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج رات قادیان کی مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی نوجوان سجدے میں پڑا ہوا ہے اور بڑے الحاح اور درد سے دعا کر رہا ہے اس کے اس طرح رو رو کر دعا کرنے کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اسکی دُعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دُعا میں مصروف ہو گیا میں نے دُعا کی کہ یاالٰہی یہ جو کچھ تجھ سے مانگ رہا ہے وہ اسکو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے؟ باقی صفحہ 16 پر

ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ)

اپنے پیاروں کی نسبت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

میں اپنے پیاروں کی نسبت — ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں — اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر — شیروں کی طرح غرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں — تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر — اُمّید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو — مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیرِ زباں سے گھر بیٹھے — دشمن کو مارے جاتے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو — تو چھپتے ہوں گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں — شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں — وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اے میری اُلفت کے طالب — یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھے تو — وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے — گر تیرے ارادے مُردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں — گر تیرے خیال افسردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل — میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہوں جنّت کا مینار مگر — دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری اُلفت کی — تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس — کر قبضہ جا کے مقدّر پر
میں واحد کا ہوں دلدادہ — اور واحد میرا پیارا ہے
گر تو بھی واحد بن جائے — تو میری آنکھ کا تارا ہے
تو ایک ہو ساری دنیا میں — کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو

تو سب دنیا کو دے۔ لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو